طرف سے ادائیگی ہو چکی ہے۔

۶- سود کی تعریف مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی کتاب سود میں ان الفاظ میں کی ہے: "قرض میں دیے ہوئے راس المال پر جو زائد رقم مدت کے مقابلے میں شرط اور تعیین کے ساتھ لی جائے وہ "سود" ہے (ص ۱۵۳)۔

مندرجہ بالا تعریف سود کی ایک قسم ربا النسیئۃ کی ہے' یعنی قرض یا ادھار کے معاملے کی' جب کہ دوسری قسم ربا الفضل ہے جو یکساں نوعیت کی اشیا کے باہمی لین کے حوالے سے ہے۔ اس کی تعریف یہ ہے: "ایک فریق کا دوسرے فریق کے ساتھ ایک ہی قسم کی اشیا کے لین دین (مثلاً سونا سونے کے بدلے میں' گندم گندم کے بدلے میں' جو جو کے بدلے میں وغیرہ) میں زائد شے کا حاصل کرنا' ربا یا سود ہے۔ (مزید تفصیل کتاب سود میں ملاحظہ فرمائیں' ص ۱۴۷ تا ۱۵۶)۔

دراصل یہ سب مسائل اسلامی نظام زندگی نافذ نہ ہونے کی وجہ سے ہیں۔ ان مسائل کا سب سے شافی جواب اسلامی نظام زندگی کا انفرادی اور اجتماعی طور پر نفاذ ہے جس کے لیے جدوجہد کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔

(پروفیسر میاں محمد اکرم)

بنک سے زکوٰۃ کی کٹوتی

س: ۱- بنک میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے سال بہ سال رقم کم ہوتی جاتی ہے' جب کہ سود کی وجہ سے "منافع" بھی نہ لیا جائے۔ کیا اس کا کوئی مداوا ہے؟

۲- پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ کب عائد ہوتی ہے؟

ج: ۱- زکوٰۃ کٹنے کی صورت میں رقم تو کم ہو گی' لیکن اس ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش نظر رہے کہ یتیموں کے مال کو کاروبار میں لگاؤ مبادا کہ زکوٰۃ اس کو کھا جائے۔ اس کا بہترین طریقہ تو کاروبار میں لگانا ہے۔ جہاں تک رقم کی قیمت کم ہونے کا معاملہ ہے' اس کے لیے Indexation کا معاملہ علما کے زیر غور آتا رہتا ہے لیکن آج تک اس پر کوئی اجماع نہیں ہو سکا۔

۲- پراویڈنٹ فنڈ ریٹائر ہونے پر ملتا ہے' اور ایک فرد جب کسی رقم کا مالک بنتا ہے تو اس کے ایک سال بعد اس پر زکوٰۃ فرض قرار پاتی ہے۔ جب تک آپ نے فنڈ حاصل نہیں کیا' اس کے مالک آپ نہیں بلکہ حکومت ہے اور اس لیے آپ پر زکوٰۃ کی ادائیگی رقم ملنے پر ہی فرض ہو گی۔ (بحوالہ مفتی محمد شفیعؒ)' (م